Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ھفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۳۰ صفر ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۹ تبلیغ ۱۳۵۶ہش ۔ ۱۹ فروری ۱۹۷۷ء | نمبر ۴۱

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ تبلیغ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

قارورہ میں انفیکشن ابھی تک ہے

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

---

ربوہ ۱۹ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ

بے چینی اور اعصابی ضعف ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

---

ربوہ ۱۹ تبلیغ۔ کل بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناسازیٔ طبع کی وجہ سے نمازِ جمعہ پڑھانے کے لئے جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد پر نمازِ جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ انسانی نفس کی تین حالتیں اور کیفیتیں ہوتی ہیں جنہیں قرآن کریم نے نفسِ امّارہ، نفسِ لوّامہ اور نفسِ مطمئنّہ کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ نفسِ امّارہ انسان کو بدی کی طرف مائل کرتا ہے۔ نفسِ لوّامہ کی حالت وہ ہے جبکہ انسان سے گناہ تو سرزد ہو جاتا ہے لیکن اس کا دل اس پر ملامت کرتا اور اس سے بچنے کی خواہش رکھتا ہے۔ نفسِ مطمئنّہ وہ حالت ہے جو خاص مومنوں کو حاصل ہوتی ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر وہ اِسی دُنیا میں ایک قسم کے بہشت کو حاصل کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اس کی روح کی غذا ہو جاتی ہے اور اسے اللہ تعالیٰ اپنی بشارات سے نوازتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ نفسِ مطمئنّہ کو حاصل کرنے کے لئے ذکرِ الٰہی ضروری ہے کیونکہ ذکرِ الٰہی سے ہی حقیقی طور پر اطمینانِ قلب حاصل ہو سکتا ہے اور اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ انسان ابتلاء اور تکلیف کے وقت نہ گھبراتا ہے اور نہ مایوس ہوتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ پر کامل توکّل رکھتا ہے اور جب اسے کوئی کامیابی حاصل ہوتی ہے تو وہ اسے اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھ کر اَور بھی اُسی کے حضور جھکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ذکرِ الٰہی کے ذریعہ نفسِ مطمئنّہ کا حصول ہم میں سے ہر ایک کا نصب العین ہونا چاہئیے۔

خطبہ ثانیہ میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعا کی تھی۔

---

## ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

# مومن کو اللہ تعالیٰ اِسی دُنیا میں بہشت عطا فرما دیتا ہے

## اِسی دُنیا کا بہشت موجود دوسرے عالم میں اس کے لئے بہشتِ موعود کا حکم رکھتا ہے

"یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بہشت اور دوزخ جو اُس جہان میں موجود ہوں گی وہ کوئی نئی بہشت و دوزخ نہ ہوگی بلکہ انسان کے ایمان اور اعمال ہی کا وہ ایک ظِلّ ہیں اور یہی اس کی سچّی فلاسفی ہے۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں جو باہر سے آکر انسان کو ملے گی بلکہ انسان کے اندر ہی سے وہ نکلتی ہیں۔ مومن کے لئے ہر حال میں اِسی دُنیا میں بہشت موجود ہوتا ہے۔ اِسی عالم کا بہشتِ موجود دوسرے عالم میں اس کے لئے بہشتِ موعود کا حکم رکھتا ہے۔ پس یہ کیسی سچّی اور صاف بات ہے کہ ہر ایک کا بہشت اس کا ایمان اور اعمالِ صالحہ ہیں جن کی اس دُنیا میں لذّت شروع ہو جاتی ہے۔ اور یہی ایمان اور اعمال دوسرے رنگ میں باغ اور نہریں دکھائی دیتی ہیں۔ مَیں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ اِسی دُنیا میں باغ اور نہریں نظر آتی ہیں اور دوسرے عالم میں یہی باغ اور نہریں کُھلے طور پر محسوس ہوں گی۔ اِسی طرح پر جہنّم بھی انسان کی بے ایمانی اور بد اعمالی کا نتیجہ ہے۔ جیسے جنّت میں انگور، انار وغیرہ پاک درختوں کی مثال دی ہے ویسے ہی جہنّم میں زقّوم کے درخت کا وجود بتایا ہے۔ اور جیسے بہشت میں نہریں سلسبیلی اور زنجبیلی اور کافوری نہریں ہوں گی اسی طرح جہنّم میں گرم پانی اور پیپ کی نہریں بتائی ہیں۔ ان پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ایمان منکسر المزاجی اور اپنی رائے کو چھوڑ دینے سے پیدا ہوتا ہے اسی طرح پر بے ایمانی تکبّر اور انانیّت سے پیدا ہوتی ہے۔ اِس لئے اس کے نتیجہ میں زقّوم کا درخت دوزخ میں ہوا اور وہ بد اعمالیاں اور شوخیاں جو اس تکبّر و خود بینی سے پیدا ہوتی ہیں وہی کھولتا ہوا پانی یا پیپ ہوگی جو دوزخیوں کو ملے گی۔"

(الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۱ء)

پبلشر:- مسعود احمد ۔ پرنٹر:- سید عبدالحی ۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش
۱۹ فروری ۱۹۷۷ء

# نقضِ عہد اور اُس کا انجام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اِس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ اسلام کو قبول کرنا فی الاصل اللہ تعالیٰ سے ایک عہد باندھنا ہے۔ اور جب تک اُس عہد کے عملی تقاضوں کو پورا نہ کیا جائے کوئی شخص عرفِ عام میں مسلمان کہلانے کے باوجود عنداللہ حقیقی مومن شمار نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُس عہد اور اس کے عملی تقاضوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْۗءَ الْحِسَابِ ۭ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۙ

(الرعد آیات ۲۰ تا ۲۳)

ترجمہ:۔ جو شخص جانتا ہے کہ جو کلام تمہارے ربّ کی طرف سے تمہاری طرف اتارا گیا ہے وہ بالکل حق ہے۔ کیا وہ اُس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اندھا ہے (نہیں۔ کیونکہ) عقل رکھنے والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں ایسے لوگ جو اللہ کے (ساتھ کئے ہوئے) عہد کو پورا کرتے ہیں اور اس (پختہ عہد) کو نہیں توڑتے۔ اور جو لوگ ان تعلقات کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں جن کے قائم رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں اور بُرے (انجام والے) حساب سے خوف رکھتے ہیں اور جنہوں نے اپنے ربّ کی رضاء کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا ہے اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا ہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چُھپ کر بھی اور ظاہر (بھی ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ اور جو بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دُور کرتے رہتے ہیں اُنہیں کے لئے اس گھر کا بہترین انجام مقدّر ہے۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ اسلام کو قبول کرنا اور اسلام کی طرف منسوب ہونا دراصل اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک عہد باندھنا ہے اور وہ عہد یہی ہے کہ اسلام کو قبول کرنے والا جملہ احکامِ الٰہی کو بجا لائے گا اور اسلام کی تعلیم پر اِس طرح عمل پیرا ہوگا جیسا کہ عمل پیرا ہونے کا حق ہے۔ پھر اِس عہد کو نبھانے کے لئے جن امور کا لحاظ رکھنا اور جن کی پابندی کرنا ضروری ہے وہ یہ ہیں۔ (۱) ان تعلقات کو قائم رکھنا جن کے قائم رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے (۲) اپنے ربّ سے ڈرتے رہنا (۳) بُرے انجام والے حساب کا خوف رکھنا (۴) رضائے الٰہی کی طلب میں ثابت قدم رہنا (۵) نماز کو عمدگی سے ادا کرنا (۶) انفاق فی سبیل اللہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا (۷) بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دُور کرنا۔ جب انسان اسلام کو قبول کرنے کے بعد ان سات امور پر بدل و جان عمل پیرا ہو جاتا ہے اور ان کی بجا آوری میں دوام اختیار کرتا ہے تب کہیں جا کر وہ عنداللہ حقیقی مومن شمار ہوتا ہے اور اُس وقت ہی وہ اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنے والا ثابت ہوتا ہے اور بہترین انجام اسی کے لئے مقدر کر دیا جاتا ہے۔

برخلاف اِس کے جو لوگ اسلام قبول کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو نہیں نبھاتے اور اُس عہد کے عملی تقاضوں کو پورا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے انہیں فساد فی الارض کا مجرم قرار دیا ہے اور انہیں بُرے انجام سے ڈرایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اگلی آیت میں فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ (الرعد آیت ۲۶)

ترجمہ:۔ اور جو اللہ (کے ساتھ کئے ہوئے) پختہ عہد کو پکے اقرار کے بعد توڑتے ہیں اور جس تعلق کے قائم کرنے کا اللہ نے حکم دیا تھا اسے پارہ پارہ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں ان کے لئے (اللہ کی طرف سے) لعنت مقدر ہے اور ان کے لئے ایک بُرا گھر (بھی مقرر) ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض یہی تھی کہ آپ لوگوں کو خدا تعالیٰ سے کیا ہوا عہد یاد دلائیں اور انہیں اسلام پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے کے قابل بنائیں۔ اِسی لئے آپ نے بار بار اِس امر پر زور دیا کہ محض زبانی اقرار کوئی چیز نہیں ہے اصل اہمیت جس چیز کو حاصل ہے وہ یہ ہے کہ انسان اقرار کے مطابق اسلام پر عمل پیرا ہو اور اِس طرح خدا تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو نبھائے۔ مثال کے طور پر آپ نے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کو قیل و قال پر محدود نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ اصل مقصد نہیں۔ تزکیۂ نفس اور اصلاح ضروری ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۷)

اِسی لئے آپ نے ۲۰ مئی ۱۹۰۴ء کو بعض نو مبایعین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آپ نے جو مجھ سے آج تعلقِ بیعت کیا ہے تو مَیں چاہتا ہوں کہ بطور نصیحت چند الفاظ آپ کو کہوں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ انسان کی زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ پر ایمان رکھے اور پھر قرآن کریم پر غور کرے کہ خدا تعالیٰ نے کیا کچھ قرآن مجید میں فرمایا ہے تو وہ شخص دیوانہ وار دُنیا کو چھوڑ خدا تعالیٰ کا ہو جائے۔ یہ بالکل سچ کہا گیا ہے کہ دُنیا روزے چند عاقبت با خداوند۔ اب خدا تعالیٰ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف آنا چاہتا ہے اور فی الواقعہ اس کا دل ایسا نہیں کہ اس نے دین کو دُنیا پر مقدم کیا ہو تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قابلِ سزا ٹھہرتا ہے ..... خدا تعالیٰ یا اس کے رسولؐ پر زبانی ایمان لے آنا یا ایک ظاہری رسم کے طور پر بیعت کر لینا بالکل بے سُود ہے جب تک انسان پوری طاقت سے خدا تعالیٰ کی راہ میں نہ لگ جاوے۔ نفس کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ انسان پورے طور پر وہ حصہ لے جو روحانی زندگی کے لئے ضروری ہے، صرف یہ خیال کہ مَیں مسلمان ہوں کافی نہیں۔

مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ آپ نے جو تعلق مجھ سے پیدا کیا ہے (خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے) اس کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کی فکر میں ہر وقت لگے رہیں۔ لیکن یاد رہے کہ صرف اقرار ہی کافی نہیں جب تک عملی رنگ سے اپنے آپ کو رنگین نہ کیا جاوے .....

بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اپنی جان آج خدا تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دی۔ یہ بالکل غلط ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں چل کر انجام کار کوئی شخص نقصان اٹھاوے۔ صادق کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتا۔ نقصان اسی کا ہے جو کاذب ہے، جو دُنیا کے لئے بیعت کو اور عہد کو جو اللہ تعالیٰ سے اس نے کیا ہے توڑ رہا ہے۔ وہ شخص جو محض دُنیا کے خوف سے ایسے امور کا مرتکب ہو رہا ہے وہ یاد رکھے کہ بوقت موت کوئی حاکم یا بادشاہ اسے نہ چھڑا سکے گا۔ اس نے احکم الحاکمین کے پاس جانا ہے جو اُس سے دریافت کرے گا کہ تُو نے میرا پاس کیوں نہیں کیا؟ اِس لئے ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ خدا جو ملک السمٰوات والارض ہے اُس پر ایمان لاوے اور سچی توبہ کرے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۹ تا صفحہ ۳۰)

## ربوہ میں جلسہ یوم مصلح موعود

ربوہ میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر ۲۰ فروری بروز اتوار صبح نو بجے سے گیارہ بجے تک مسجد مبارک میں جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ مقامی احباب سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی درخواست ہے۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تبلیغ کی اہمیت

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ

تبلیغ سے مراد یہ ہے پیغام حق کو دنیا کی قوموں اور ملکوں میں پہنچایا جائے اور انہیں اس کے قبول کرنے کی دعوت دی جائے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک جتنے انبیاء تشریف لائے سب نے یہی اعلان کیا کہ ایک خدا کی پرستش کرو اور اس کا تقویٰ اختیار کرو۔

گویا توحید باری کا قیام اور اس کی تبلیغ تمام انبیاء کی بعثت کا بنیادی مقصد تھا۔ خواہ کوئی نبی ہندوستان میں پیدا ہو جو کسی زمانہ میں شرک و بت پرستی کا گہوارہ تھا یا مصر میں پیدا ہوا جہاں ایک انسان کو خدا سمجھا جاتا تھا، یا ایران میں پیدا ہوا جو آتش پرستوں کا مرکز تھا یا مکہ مکرمہ میں ظاہر ہوا جو بت پرستوں کا تیرتھ بن چکا تھا —

ان سب انبیاء کا مشترکہ مشن توحید تھا اس مقدس گروہ نے خدا کا نام دنیا میں پھیلانے کے لئے بڑی بڑی قربانیاں اور جانفشانیاں کیں۔ انہوں نے یہ کہتے ہوئے جانِ عزیز جان آفریں کے سپرد کر دی ؎

جان دی۔ دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

فریضہ تبلیغ کی بجا آوری کرنے والے اس خوش نصیب قافلہ میں سر فہرست حضرت نوح علیہ السلام کا نام نامی ہے جب اس اولوالعزم نبی نے تبلیغ توحید کا بیڑا اٹھایا تو ساری قوم آپ کی مخالف ہو گئی

"آپ تبلیغ کرتے تو وہ بے ادبی اور گستاخی سے آپ پر ہاتھ چلاتے اور مارتے مارتے آپ کو بے ہوش کر دیتے جب آپ ہوش میں آتے تو پکار کر کہتے خدا واحد لاشریک ہے اور نوحؑ اس کا برحق رسول ہے ایک روز ظالموں نے حضرت نوحؑ کے گلے میں رسی ڈال کر گھسیٹا جس کے صدمہ سے حضرت نوحؑ تین روز تک تکلیف میں رہے۔ مگر حضرت نوحؑ کی دعوت توحید اور تلقین اصلاح و رشد جاری رہی اور پھر اس آسمان کے نیچے یہ ظلم بھی ہوا کہ خدا کے اس پیارے کو مار مار کر لہولہان کر دیا گیا اور اس وفادار نبی کے کپڑے اس کے مقدس خون سے سرخ ہو گئے۔"

(قصص الانبیاء ذکر حضرت نوح علیہ السلام)

یہ تمام ہولناک مظالم جری اللہ حضرت نوح علیہ السلام پوری جوانمردی صدق و استقلال اور صبر و رضا سے برداشت کرتے رہے۔ مگر پیغام حق پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا کبھی وہ آلِ فرعون سے مخاطب ہوئے جب اس نے بات نہ سنی تو آلِ اسحاق کو تبلیغ کی جب اس نے بھی خدا کی باتوں پر کان نہ دھرے تو مدین کے لوگوں کو خدائے احد و یگانہ کا پیغام سنایا

حضرت یوسف علیہ السلام نے قید خانہ میں بھی فریضہ تبلیغ ترک نہ کیا بلکہ قید خانہ کے ساتھیوں کو نہایت مؤثر انداز میں توحید کی تبلیغ کرتے ہوئے کہا:

أأرباب متفرقون
خیر أم اللہ الواحد
القہار

کہ کیا مختلف رب بہتر ہیں یا ایک واحد و قہار خدا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شوقِ تبلیغ میں گلیل کے لوگوں کے پاس گئے جب انہوں نے اللہ کے پیغام کی طرف توجہ نہ کی تو آپ نے یردن پار کے لوگوں کو دعوت توحید دی۔ جب وہ بھی پیغام الٰہی سننے کے لئے آمادہ نہ ہوئے تو آپ یروشلم کے لوگوں کو تبلیغ کرنے لگے۔ اور بالآخر تبلیغ حق کی راہ میں آپ نے اپنی جان کی قربانی بھی پیش کر دی۔

حضرت مسیح موعودؑ کیا سچ فرماتے ہیں ؎

دعوتِ ہر ہرزہ گو کچھ خدمتِ آساں نہیں
ہر قدم پر سنگ باراں ہر گزر اس دشت خار

سلسلہ انبیاء کے آخر میں حضرت سید الکونین خاتم الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ کو ساری دنیا میں پیغام حق پہنچانے کا زبردست اور عظیم الشان کام سپرد ہوا بارگاہ رب العزت سے آپ کو یہ فرمان ملا۔

یایھا الرسول بلغ ما
انزل الیک من ربک
فان لم تفعل فما بلغت
رسالتہ۔ (مائدہ)

اے رسول! تیرے رب کی طرف سے جو کلام بھی تجھ پر اتارا گیا ہے اسے (لوگوں تک) پہنچا۔ اور اگر تو نے (ایسا) نہ کیا تو گویا تو نے اس کا پیغام (بالکل) نہیں پہنچایا ——

پس رسالت کا بنیادی مقصد خدا کا پیغام مخلوق تک پہنچانا ہے۔

تبلیغ کے مفہوم کو قرآن کریم کئی الفاظ میں ادا کیا ہے۔ چنانچہ

(۱) تبلیغ کے لئے ایک لفظ انذار ہے۔ جس کے معنے ہوشیار کرنے اور آگاہ کرنے کے ہیں۔ رسول اللہؐ کو ارشاد ہوتا ہے۔

یایھا المدثر قم فانذر
(مدثر)

اے بارانی کوٹ پہنے ہوئے کھڑا ہونے والے کھڑا ہو جا اور دور دور جا کر لوگوں کو ہوشیار کر۔ (کمرِ ہمت کس لے اور توحید باری سے لوگوں کو آشنا کر)

(۲) تبلیغ کے لئے دوسرا لفظ دعوت ہے جس کے معنے بلانے اور پکارنے کے ہیں رسول اللہ کو اور آپ کی رسالت سے ہر مخاطب قرآن کو ارشاد ہے

"ادع الی سبیل ربک
بالحکمۃ والموعظۃ
الحسنۃ" (نحل)

اے رسولؐ! تو لوگوں کو حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ سے اپنے رب کی راہ کی طرف دعوت دے (اور اسلام کا پیغام پہنچا)

(۳) تبلیغ کیلئے تیسرا لفظ تذکیر ہے جس کے معنے یاد دلانے اور نصیحت کرنے کے ہیں ارشاد فرماتا ہے

فذکر بالقرآن من یخاف
وعید (ق)

سو اے مخاطب قرآن! تو قرآن کے ساتھ اس کو نصیحت کر جو میرے عذاب کی پیشگوئیوں سے ڈرتا ہے

(۵) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی تبلیغ کے مفہوم کے لئے استعمال ہوا ہے ارشاد خداوندی ہے۔

ولتکن منکم امۃ
یدعون الی الخیر
ویامرون بالمعروف
وینہون عن المنکر
(آل عمران)

یعنی اے مسلمانو! تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ (لوگوں کو) نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں

(۶) تعلیم قرآن کو پھیلانے اور لوگوں تک پہنچانے کو "جہاد" جیسی بڑی نیکی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"وجاھدھم بہ جھاداً
کبیراً" (فرقان)

یعنی اے مخاطب! (قرآن کے ذریعہ کافروں سے) جہاد کر (یعنی تبلیغ کر)

کلام اللہ کے ان ارشادات سے تبلیغ کی اہمیت و فضیلت ظاہر ہے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ جو شخص قرآن کریم کے سات سو احکام میں سے ایک حکم کو بھی چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اس لئے فریضہ تبلیغ ہر احمدی کے لئے نہ صرف اہم اور ضروری بلکہ فرض ہے۔

کلام اللہ کے ان احکام و اوامر کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ کی اہمیت کے سلسلہ میں ارشادات فرمائے ہیں۔ آپ نے تمام مسلمانوں کو حکم دیا:

"جاھدوا المشرکین
باموالکم وانفسکم
والسنتکم" (ابوداؤد)

یعنی اے مسلمانو! مشرکوں سے اپنے مالوں اپنی جانوں اور زبانوں سے جہاد کرو یہاں زبان سے جہاد کرنے سے مراد اللہ کے نام کو روئے زمین پر پھیلانا اور توحید کا نعرہ بلند کرنا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے یہ ارشاد بھی فرمایا کہ میری باتیں دوسروں تک پہنچا کرو۔ اور ایسا کرنے والے کو بشارت دی کہ :-

نضر اللّٰہ امرأ سمع
منا حدیثا فبلغہ کما
سمعہ فرب مبلغ
اوعی من سامع۔

(ترمذی کتاب العلم)

کہ اللہ ایسے شخص کو آباد و شاد رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی پھر اسے جس طرح سنا آگے پہنچا دیا

حضرت علیؓ کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا :-

فواللّٰہ لان یھدی بک
رجلا واحدًا خیر لک
من حمر النعم۔ (بخاری)

کہ خدا کی قسم اگر اللہ تیری تبلیغ کے ذریعہ سے ایک شخص کو بھی ہدایت نصیب کرے تو یہ تیرے لئے بڑی سعادت ہے اور ہر دولت سے بھی بہتر ہے۔

پس تبلیغ کرنا ایک بہت بڑی نیکی ہے بلکہ استطاعت اور وسائل کے باوجود تبلیغ نہ کرنا گناہ ہے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں!

"ہمارے نزدیک کلمۂ حق سے خاموش رہنا اور جو کچھ خدا تعالیٰ نے صاف اور روشن علم دیا ہے وہ خلق اللہ کو نہ پہنچانا سب گناہوں سے بدتر گناہ ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲۶)

مبلغ اعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ساری زندگی پوری جانفشانی اور تندہی سے تبلیغ میں مصروف رہے حج کے موقع پر آپ ایک ایک قبیلے کے پاس جاتے اور دعوتِ اسلام دیتے۔ مکہ کے قریب ذوالمجنہ اور عکاظ کے میلے لگا کرتے تو خدا کے محبوب رسولؐ وہاں تشریف لے جاتے اور پیغام حق پہنچاتے آپ نے صحن کعبہ میں خدائے واحد کا نام بلند کیا کفار مکہ نے اس آواز کو دبا دینا چاہا۔ چنانچہ رؤسائے قریش نے آپ کے چچا ابو طالب کو دھمکی دی کہ اگر تم نے محمدؐ کو توحید کے وعظ سے نہ روکا تو ہم تمہیں سرداری سے الگ کر دینگے ابو طالب نے بھتیجے کو مشورہ دیا کہ ایسی پالیسی اختیار کرو جس سے کفار مکہ کی دلجوئی ہو سکے لیکن اس جوانمرد اور شجاع نبیؐ نے بڑے جلال سے فرمایا:-

"چچا میں ساری تکالیف برداشت کر لوں گا مگر میں خدا کا پیغام پہنچانے سے کبھی رک نہیں سکتا۔ خدا کی قسم! اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں لا کر رکھ دیں تب بھی میں خدائے واحد کی توحید پھیلانے سے باز نہیں رہ سکتا۔ میں اس کام میں مشغول رہونگا اور اس کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہانے سے دریغ نہیں کروں گا۔"

جب قریش اس طریقے سے بھی آپؐ تبلیغ سے نہ رکے تو انہوں نے آپ کو تکالیف دینی شروع کر دیں۔ ظالموں نے آپؐ کے گلے میں پٹکا ڈال کر گلا گھونٹ دینا چاہا۔ کعبہ کے اندر حالت سجدہ میں آپ کی پشت مبارک پر اونٹ کی بھاری بچہ دانی ڈال دی گئی۔ آپؐ کی راہ میں کانٹے بچھائے گئے اور ہر قسم کی اذیتیں دی گئیں۔ مگر یہ تمام اذیتیں آپ کو تبلیغ توحید سے باز نہ رکھ سکیں تو ظالموں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو ایک پہاڑی کی گھاٹی میں محصور کر کے سوشل بائیکاٹ کر دیا۔ آپؐ نے اس پہاڑی گھاٹی میں تین سال بڑی مشقت سے گذارے مظلوم و معصوم اور بھوکے بچوں کی چیخیں پہاڑی گھاٹی سے بلند ہوتیں مگر کفار مکہ کے دل نہ پسیجے جب مکہ والوں نے تبلیغ حق سننے سے انکار کیا تو آپ طائف تشریف لے گئے تا خدائے واحد کے دین کی منادی کریں۔ ہندو مصنف پرکاش دیو جی اپنی کتاب سوانح عمری حضرت محمد صاحب میں لکھتے ہیں:-

"وہاں (طائف) کے لوگ آپ کے وعظ سے ایسے برافروختہ ہوئے کہ انہوں نے آپ کو وہاں ٹھہرنے تک کی اجازت نہ دی اور بہت لونڈے اور اوباش مار مار کر اور ٹھٹے کے پیچھے لگا کر اسی وقت شہر سے نکال دیا۔ آپ کے پاؤں ٹخنے تک پنڈلیاں پتھروں سے زخمی ہو گئیں پنڈلیوں کا خون پونچھتے جاتے تھے اور آبدیدہ ہو کر اپنے خدا کی درگاہ میں نہایت عاجزی سے دعا کرنے لگے کہ اے خداوند میں ضعف و ناتوانی اور مصیبت اور پریشانی کا حال تیرے سوا کس سے کہوں؟ مجھ میں صبر کی طاقت اب تھوڑی رہ گئی ہے۔ مجھے اپنی مشکل حل کرنے کی کوئی تدبیر نظر نہیں آتی۔ میں سب لوگوں میں ذلیل اور رسوا ہو گیا ہوں تیرا نام ارحم الراحمین ہے تو رحم فرما۔"

(بحوالہ چشمۂ معرفت صفحہ ۲۵۱)

تب آپ مکہ واپس لوٹے اور ایک انگورستان میں آ کر پناہ لی۔ ایک عیسائی غلام نے آ کر انگور پیش کئے تو جواں ہمت فرستادۂ خدا نے اس عیسائی کو تبلیغ شروع کر دی۔ نینوا کے اس باشندے پر اس مظلوم انسان کی تبلیغ کا اثر ہوا وہ آپؐ کے سر، ہاتھوں اور زخمی پیروں کو چومنے لگا۔ بانیٔ اسلامؐ کے اس تبلیغی جوش و خروش پر دشمن بھی عش عش کر اٹھے۔ "لائف آف محمدؐ" کے مصنف سر ولیم میور لکھتے ہیں!

"محمدؐ کے طائف کے سفر میں ایک شاندار شجاعانہ رنگ پایا جاتا ہے۔ اکیلا آدمی جس کی اپنی قوم نے اسکو حقارت کی نگاہ سے دیکھا اور اسے دھتکار دیا۔ خدا کے نام پر بہادری کیساتھ نینوا کے یوناہ نبی کی طرح ایک بت پرست شہر کو تبلیغ کی۔ اور خدائی مشن کی دعوت دینے کے لئے نکلا۔ یہ امر اس کے اس ایمان پر کہ وہ اپنے آپ کو یقینی طور پر خدا کی طرف سے سمجھتا تھا، ایک بہت تیز روشنی ڈالتا ہے۔"

پھر جب آپ یثرب تشریف لے گئے تو تبلیغ کا کام اور وسیع اور ٹھوس بنیادوں پر شروع فرمایا، آپ نے بڑے بڑے جابر بادشاہوں اور سلطانوں کو تبلیغی خطوط لکھے اور دعوتِ اسلام دیتے ہوئے بے دھڑک لکھا "اسلم تسلم" کہ میں تمہیں اسلام کی طرف بلاتا ہوں اسلام قبول کر لو تو حصارِ امن میں جاؤ گے۔ آپؐ کا تبلیغی مکتوب پڑھ کر قیصر روم کہہ اٹھا تھا کہ کاش! میں اس عظیم الشان نبی کے پاس جا سکتا تو اس کے پاؤں دھونے میں فخر و سعادت محسوس کرتا ـــــ اور شاہ حبشہ نے بصد حسرت کہا تھا۔

"اگر مہمات شاہی مہلت دیتیں تو میں خود عرب کو جاتا اور اس شاہِ عرب کا چاکر بنتا!"

حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جوشِ تبلیغ کا اظہار آپ کے آخری حج کے خطبہ سے بھی خوب ہوتا ہے۔ جب آپ نے اونٹنی پر سوار ہو کر ایک لاکھ کے مجمع کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا

"الا لیبلغ الشاھد الغائب
فلعل بعض من یبلغہ
ان یکون اوعی لہ من
بعض من سمعہ"

کہ یہ باتیں جو میں تمہیں آج کہتا ہوں انکو دنیا کے کناروں تک پہنچا دو۔ کیونکہ ممکن ہے جو لوگ آج مجھ سے سن رہے ہیں ان کی نسبت وہ لوگ ان پر زیادہ عمل کریں جو نہیں سن رہے پھر تین بار آپ نے بڑی پُرشوکت آواز میں اعلان کیا الا ھل بلغت؟ کیا میں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا؟ صحابہؓ نے عرض کی آپ نے خوب اچھی طرح اسلام کی تبلیغ کی آپؐ نے فرمایا:-

اللھم اشھد

کہ اے اللہ تو گواہ رہ

الغرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حق تبلیغ ادا کر دیا، آپ نے توحید باری کو روئے زمین پر پھیلانے کے لئے جس جانفشانی اور قربانی سے کام کیا ہے اس کی نظیر دنیا کے کسی نبی کی زندگی میں نظر نہیں مل سکتی۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے

"نبی جو روتے رہے یہ سوز و گداز اسی وجہ سے تھا کہ وہ سمجھتے تھے کہ ہم نے گناہ کیا کہ جیسا حق تبلیغ کا تھا ہم سے ادا نہ ہو سکا۔ اس خدمت کو آنحضرتؐ کے برابر کسی نے ادا نہیں کیا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲۶)

پس تبلیغ سنت انبیاء ہے یہ سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور رسول خدا صلعم کا ارشاد ہے۔ علیکم بسنتی کہ میری سنت کو لازم پکڑو۔ اور فرمایا۔ جب تک میری سنت پر عمل کرو گے گمراہ نہ ہو گے اور جس نے فساد امت کے وقت میری سنت پر عمل کیا اسکے لئے سو شہید کا ثواب مقدر ہے۔ (باقی)

---

**زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی**
**اور**
**تزکیۂ نفس کرتی ہے**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## مسل نمبر ۲۲۹۶۲

میں فرخندہ زوجہ نذیر احمد صاحب - قوم ابڑو - پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال - پیدائشی احمدی ساکن انور آباد ضلع لاڑکانہ - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی وزنی ۲۰ تولہ مالیتی ۱۰۰۰۰/- روپے۔

۲- حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - فرخندہ - ساکن انور آباد ضلع لاڑکانہ۔

گواہ شد - ماسٹر محمد نواز ابڑو - انور آباد ضلع لاڑکانہ۔

گواہ شد بشیر احمد - انور آباد ضلع لاڑکانہ۔

## مسل نمبر ۲۲۹۶۳

میں رحمت علی ولد نواب خان صاحب قوم جٹ بوتر - پیشہ زمینداره عمر ۸۱ سال - بیعت ۱۹۲۶ء ساکن فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۱۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زرعی اراضی ۱۲ ایکڑ ۲ کنال ۸ مرلہ مالیتی -/۱۶۱۰۰۰ روپے

۲- مکان ایک عدد مالیتی -/۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد - رحمت علی ساکن فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد - محمد انور - فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد - وسیم احمد چیمہ مربی سلسلہ احمدیہ گکھڑ منڈی۔

## مسل نمبر ۲۲۹۶۴

میں زیتون بیگم زوجہ چوہدری محمد صدیق صاحب قوم راجپوت - پیشہ خانہ داری - عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی وزنی ۴ تولہ مالیتی -/۲۲۰۰ روپے

۲- حق مہر بذمہ خاوند ۳۲/۲۵ روپے

۳- ایک عدد سلائی مشین مالیتی -/۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ - زیتون بیگم زوجہ چوہدری محمد صدیق صاحب محلہ تالیانوالہ - گلی گلزار مکان ۴۳/۲ جھنگ صدر۔

گواہ شد علی محمد سیکرٹری مال جھنگ صدر۔

گواہ شد - افتخار احمد (پسر موصیہ) جھنگ صدر۔

## مسل نمبر ۲۲۹۶۵

میں منیر احمد ضیاء ولد چوہدری علی محمد صاحب ننگلی قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال - پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۱۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۰۰ روپیہ ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں - اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد - منیر احمد ضیاء A.73.S ناظم آباد کراچی۔

گواہ شد - قریشی فصیح الدین احمد صدر جماعت احمدیہ حلقہ اقبال ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد - بشیر احمد ولد علی محمد صاحب - ناظم آباد کراچی۔

## گمشدہ گھڑی

مورخہ ۱۰/۷ کو میری گھڑی سٹیزن (CITIZEN) گولبازار سے طبیہ کالج آتے ہوئے راستہ میں گر گئی ہے جس دوست کو ملی ہو از راہ کرم مجھے پہنچادیں۔ وسیم احمد طاہر پروفیسر طبیہ کالج ربوہ

## درخواست ہائے دعا

۱- میر عبد الواحد صاحب جاوید معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں کہ جناب عزیز احمد صاحب گھمن نگران مجلس کوٹ کرم بخش کا پھوڑے کا اپریشن ہوا ہے۔

۲- محترمہ استانی اقبال بیگم صاحبہ سیالکوٹ لکھتی ہیں کہ ان کی ایک بھانجی جو مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ کی بیٹی ہیں لندن میں بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں نیز ان کا ایک بھانجا طارق محمود ولد چوہدری اللہ داد صاحب لاہور کے ایک ہسپتال میں پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے زیر علاج ہیں۔

۳- مکرم منشی محمد یعقوب صاحب کھرڑیانوالہ ضلع لائلپور لکھتے ہیں کہ ان کا نواسہ عزیز بشارت احمد ابن مکرم چوہدری فیض احمد صاحب ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ فالج و دماغی عوارض بیمار ہے حالت تشویشناک ہے۔ خصوصی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۴- مکرم نعمت اللہ صاحب چک ۸۹ ج ب رتن ضلع لائلپور لکھتے ہیں کہ ان کے بھائی مکرم مولوی اللہ دتا صاحب ننگلی پاؤں کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں اور سول ہسپتال لائلپور میں زیر علاج ہیں۔

۵- مکرم حکیم عبد الرحیم صاحب میر دواخانہ نور ربوہ دینی اور دنیاوی کامیابی اور برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

احباب کرام سب مریضوں کی کامل و عاجل شفا اور حاجت مندوں کی حاجت برآری کے لئے دعا فرمائیں۔


شفتل اور برسیم سے ہونے والے

**اپھارہ**

سے جانور منٹوں میں ہلاک ہو جاتا ہے۔
اس مہلک اپھارہ اور دیگر امراض سے جانوروں کی حفاظت کا رسالہ
۱۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر مفت حاصل کریں
کیور یٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ معجزہ ہو)
ربوہ فون ۹۰۶ / ۹۰۷



دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے
کیور یٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر
ربوہ فون ۹۰۶ / ۹۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

## قرآن عظیم کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا منصوبہ

حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ربِ رحیم سے بشارات حاصل کرنے کے بعد فرمایا:-

"خداوند تعالیٰ نے اِس احقر عباد کو اِس زمانہ میں پیدا کرکے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف وحقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تعلیماتِ حقّہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع فرمائے اور اپنی حجت اُن پر پوری کرے۔"

حضورؑ کے اِس ارشاد کو پورا کرنے کی غرض سے "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" کے ماتحت انشاء اللہ دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم میں قرآن عظیم کو شائع کیا جائے گا۔ دنیا کے ہر ملک کے احمدیوں سے اپیل ہے کہ وہ "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں اپنے وعدوں کی مرحلہ وار اور بروقت ادائیگی کرتے چلے جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

## محترم میر اللہ بخش صاحب تسنیم آف راہوالی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ کے صدر محترم میر اللہ بخش صاحب تسنیم ۱۴ر فروری ۷۷ء کو ۱۱ بجے صبح دماغ کی شریان پھٹ جانے کی وجہ سے بعمر ۷۲ سال اچانک وفات پا گئے۔ اِنّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحوم کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

محترم تسنیم صاحب مرحوم محترم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کے بھائی تھے۔ بڑے اچھے شاعر تھے اور اپنی اس صلاحیت کو ہمیشہ دین کی خدمت کے لئے وقف رکھا۔ تبلیغ حق کا بہت شوق رکھتے تھے اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۰ء میں قبولِ احمدیت کی توفیق ملی۔ اپنے پیچھے اہلیہ محترمہ کے علاوہ چار لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور خود ان کا حافظ وناصر ہو۔ آمین۔

## لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ

بروز اتوار ۲۰ر فروری ۷۷ء بوقت ساڑھے تین بجے بعد دوپہر جلسہ مصلح موعودؓ لجنہ اماء اللہ کے ہال میں منعقد ہوگا۔ تمام مقامی بہنیں اِس جلسہ میں شامل ہوں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ۔ ربوہ)

## نیک توقعات کے نیک پھل

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقفِ جدید کے بارے میں فرماتے ہیں:-

"اب بعض وعدے ایسے آ رہے ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ جماعت کے افراد پر یہ بات واضح ہو گئی ہے اور وہ اسے سمجھ رہے ہیں ... ... لیکن جب یہ بات پوری طرح واضح ہو جائے گی تو ایسے دوست بھی نکل آئیں گے جو مثلاً -/۵۰۰ روپے یا -/۶۰۰ روپے سالانہ دیدیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اِسے اور پھیلائے گا تو ایسے مالدار بھی نکلیں گے جو اکیلے ہی اپنی طرف سے اس تحریک میں ہزار، دو ہزار، چار ہزار روپیہ بھی دے دیں گے۔" (الفضل ۲۲ر جنوری ۱۹۵۸ء)

(ناظم مال وقف جدید)

## درخواست دعا

امام بشیر احمد خان صاحب رفیق اور عزیزم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب نے لنڈن سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ہمارے بڑے بھائی سید محمد اقبال شاہ صاحب ہائی بلڈ پریشر اور دل کے شدید دورہ کی وجہ سے سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ بھائی صاحب لنڈن میں اور اس سے پہلے نیروبی میں بھی سالہا سال جماعت کی مخلصانہ خدمت کرتے رہے ہیں اسلئے آپ کی دعاؤں کے اور بھی زیادہ مستحق ہیں۔ (نصیر احمد شاہ۔ لاہور چھاؤنی)

ایک اور خدمت کے لئے ہمہ وقت تیار
ربڑ و پیتل کی مضبوط خوبصورت
مہریں اور بلاک
ارجنٹ سروس ۲۴ گھنٹے!
سلسلہ احمدیہ کے جملہ اخبارات و رسائل
علمی ادبی رسائل کا پسندیدہ بکسٹال
فرزانہ لائبریری صدر بازار راولپنڈی

## اعلان تعطیل

۲۱ر فروری بروز دوشنبہ حسب سابق "یوم مصلح موعودؓ" کے سلسلے میں دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی اور پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین مطلع رہیں۔ (مینیجر)

## موٹر ڈرائیور کی ضرورت

ربوہ میں ملازمت کے خواہشمند موٹر ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں امراء یا صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں:-

م۔ معرفت مینیجر اخبار الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴